محمد وسیم اختر مفتی

قبیلہ بنو عبد الدار کے مومن اور مشرک

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں جد قُصی بن کلاب (۴۰۰ءتا۴۸۰ء) نے بنو خزاعہ کو مکہ سے بے دخل کر کے کعبہ کی تولیت قریش میں منتقل کی۔ ان کی وفات کے بعد بیت اللہ کے مناصب ان کے بیٹوں عبد الدار اور عبد مناف میں منقسم ہو گئے۔ کعبہ کی کلید برداری (حجابہ)، قریش کی اسمبلی (ندوہ) کے اہتمام اور جنگ میں علم برداری (لواء) کے فرائض بنو عبد الدار کو ملے، جب کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور ان کی ضیافت و میز بانی (سقایہ اور رفادہ) کی ذمہ داری بنو عبد مناف کو حاصل ہو گئی۔

قصی کے دو اور بیٹے عبد العزیٰ اور عبد قصی تھے۔

عبد الدار کے تین بیٹے عثمان، عبد مناف اور سباق ہوئے۔

عثمان بن عبد الدار کی اولاد: عبد العزیٰ، شریح۔ شریح بن عثمان جنگ احد میں مشرکین مکہ کی فوج میں شامل ہوا اور واصل جہنم ہوا۔

عبد العزیٰ بن عثمان کے بیٹے: ابو طلحہ عبد اللہ، ابو ارطاۃ شرحبیل۔

ابو طلحہ عبد اللہ بن عبد العزیٰ کی اولاد: طلحہ بن ابو طلحہ، عثمان بن ابو طلحہ، اسید بن ابو طلحہ۔ تینوں بھائیوں نے جنگ احد میں مشرکوں کے لشکر میں شامل ہو کر باری باری پرچم برداری کی۔ طلحہ بن ابو طلحہ حضرت علی کے ہاتھوں، عثمان بن ابو طلحہ اور اسید بن ابو طلحہ حضرت حمزہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے۔

جنگ احد میں حضرت علی کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچنے والے کٹر مشرک طلحہ بن ابو طلحہ کے چھ بیٹے تھے۔ حضرت عثمان بن طلحہ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے اور عہد صدیقی میں ہونے والی جنگ اجنادین میں شہادت حاصل کی۔ حضرت شیبہ بن عثمان بن طلحہ نے حالت کفر میں معاذاللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے جنگ حنین میں شرکت کی، اللہ کی طرف سے اطلاع ہونے پر آپ نے اسے ڈانٹا تو خوف زدہ ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ طلحہ بن ابو طلحہ کے باقی چاروں بیٹے مسافع، جلاس، کلاب اور حارث جنگ احد میں کفار کی طرف سے لڑتے ہوئے، کفار کا پرچم اٹھائے دنیا سے سدھارے۔

عبدالدار کے دوسرے بیٹے عبد مناف کے پوتے عکرمہ بن ہاشم نے بنو ہاشم کے بائیکاٹ کی دستاویز تحریر کی، جس کے نتیجے میں انھیں شعب ابو طالب بھیج دیا گیا۔ بعد میں اللہ کی طرف سے اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا۔ عکرمہ بن ہاشم کا بھائی عبد شرحبیل جنگ بدر میں کفار مکہ کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ اسی عبد مناف بن عبدالدار کے پڑپوتے حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم جلیل القدر صحابی ہوئے۔ اپنے خاندان کی روایت برقرار رکھتے ہوئے، علم اٹھائے جنگ احد میں شہید ہوئے۔ حبشہ کو ہجرت کرنے والے حضرت ابوالروم بن عمیر حضرت مصعب کے سوتیلے بھائی تھے۔ مہاجر حبشہ حضرت جہم بن قیس عبد مناف بن عبدالدار کے سکڑ پوتے تھے۔ عبد مناف بن عبدالدار حضرت فراس بن نضر کے پانچویں جد تھے۔

عبدالدار کے تیسرے بیٹے سباق کے تین بیویوں سے پانچ بیٹے ہوئے: حارث، عوف، عمیلہ، عبید، عبیداللہ۔ حضرت سویبط بن سعد کے دادا حرملہ بن مالک عمیلہ بن سباق کے پوتے تھے۔

جنگ بدر

غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا مشرکین کے تینوں جھنڈے حجابہ ولواء کے ذمہ دار قبیلے بنو عبدالدار کے افراد ابو عزیز بن عمیر، طلحہ بن ابو طلحہ اور نضر بن حارث نے اٹھائے ہوئے ہیں تو فرمایا: ہم عبدالدار سے وفا کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ جیش اسلامی کا سفید علم عبدالدار کے سکڑ پوتے حضرت مصعب بن عمیر کو عطا کیا۔ آپ نے مہاجرین کا سیاہ پرچم حضرت علی کو دیا اور انصار کا سیاہ علم حضرت سعد بن معاذ (یا عبادہ) کے ہاتھ میں تھمایا۔

حرم کعبہ کی کلید برداری

بیت اللہ کا کلید بردار ہونا غیر معمولی عزت کی بات ہے۔ اسلام کے خلاف بنو عبدالدار کے جرائم بہت زیادہ

تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر خیال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں کلید برداری سے محروم کر دیں گے۔ اسی لیے حضرت عباس اور حضرت علی نے اس منصب کے حصول کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیت 'اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا'، ''اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کر دو'' (النساء ۴:۵۸) کے تحت دوسرا فیصلہ کیا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہوئی: عثمان بن ابو طلحہ کہاں ہیں؟ وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: عثمان، آج نیکی اور ایفاے عہد کا دن ہے۔ یہ چابی سنبھال لو، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ کوئی ظالم ہی اسے تمھارے خاندان سے چھیننے کی جرأت کرے گا۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ بیت اللہ کی چابی آج بھی حضرت عثمان بن طلحہ کی اولاد، خاندان شعیبی کے پاس ہے، کسی کو یہ اعزاز چھیننے کی جرأت نہیں ہوئی۔

مطالعۂ مزید: جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، نسب قریش (مصعب زبیری)، ویکیپیڈیا، Wikipedia۔